فرماتی ہے وَیَھْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیْماً ہمیں بھی حکم ہوا کہ عرض کرو، اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ. ہمیں سیدھی راہ دکھا اور حضور کو بھی فرمایا وَیَھْدِیَکَ صِرَاطاً مُّسْتَقِیْماً. اے محبوب ہم نے تمہارے لیے فتح مبین اس لیے کی ہے کہ تمہیں سیدھی راہ بتائیں، صراط مستقیم دو طرح کی ہوتی ہے، ایک تو یہ کہ سیدھی چلی گئی ہے۔ جس میں پیچ وخم نہیں مگر واسطہ کی ضرورت ہے کہ بغیر واسطہ نہیں پہنچ سکتا اور دوسری یہ کہ اٹھا اور سیدھا مقصود تک پہنچا، پہلی اور انبیا اور دوسری صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ مطلب یہ کہ اے محبوب بس اٹھو اور مجھ تک چلے آؤ، تمہیں کسی توسل کی حاجت نہیں سب کے لیے وسیلہ تم ہو تمہارے لیے کون وسیلہ ہو لہٰذا حضور اقدس کے اسمائے طیبہ سے ہے صاحب الوسیلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واسطہ اگر حضور کے لیے بھی مانا جائے تو دور لازم آئے اس لیے کہ جو واسطہ ہوگا کامل ہوگا ناقص نہ ہوگا اور جب کامل ہوگا تو کمال وجود پر متفرع ہے اور وجود عالم حضور کے وجود اقدس پر موقوف تو خلاصۂ اعتقاد شان رسالت میں یہ ہے کہ مرتبہ وجود میں صرف اللہ عزوجل ہے باقی سب ظلال اور مرتبہ ایجاد میں صرف حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں باقی سب عکس در پر تو، توحیدیں دو ہیں، ایک توحید الٰہی کہ اللہ ایک ہے، ذات وصفات واسماء وافعال واحکام وسلطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ. ھَلْ تَعْلَمُ لَہٗ سَمِیًّا. ھَلْ مِنْ خَالِقٍ غَیْرُ اللّٰہِ. وَلَا یُشْرِکُ فِیْ حُکْمِہٖ اَحَداً. وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ شَرِیْکٌ فِی الْمُلْکِ. اور دوسری توحید رسول کہ حضور اپنے جمیع صفات کمالیہ میں تمام عالم سے متفرد ہیں۔

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ
فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

خلاصہ ایمان یہ ہے محقق دہلوی فرماتے ہیں۔

خواں اور اخدا از بہر حفظ شرع و پاس دیں
دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

اس اجمال کی ان اوراق میں گنجائش نہیں رکھتی۔

سوال (ب) بارہ سال سے کمسن بچے کے ساتھ بھی وہی سلوک ہوتا ہے جو بڑوں سے ہوتا ہے یا کچھ رعایت ملتی ہے۔

جواب: مومنوں کے نابالغ بچے جنت میں اور ایسا ہی کفار کے بھی بقول بعض قیام پذیر ہوتے ہیں۔

سوال (ج) کیا یہ درست ہے کہ جہاں آدمی مرتا ہے وہاں چالیس دن تک رُوح آتی ہے۔

جواب: رُوح کا آنا تو نہیں البتہ ایک گونہ تعلق اور لگاؤ خاص طور پر رہتا ہے۔ اسی جواب سے سوال چہارم کا جواب بھی سمجھ لیویں۔ الحمدللہ کہ جانبین میں خیریت ہے۔ والسلام

العبد الملتجی والمشتکی الی اللہ المدعو بمہر علی شاہ بقلم خود از گولڑہ

مکتوب نمبر ۲۴۴

۲۲ محرم الحرام ۱۳۴۲ھ

مخلص فی اللہ مولوی تاج الدین صاحب حفظکم اللہ تعالےٰ

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ۔ محبت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ مخلصا اِتنا تو علمائے ظواہر میں سے ہر کوئی جانتا ہے کہ علم غیب بالذات علام الغیوب کا خاصہ ہے اور انبیاء و اولیاء علیہم السلام کو بالواسطہ ہوتا ہے۔ (لایعلم من فی السمٰوٰت والارض الغیب الا اللہ جملہ اولیٰ پر اور فلا یظھر علی غیبہٖ احداً الا من ارتضٰی من رسول) قضیہ ثانیہ پر ناطق ہے۔ اس باب میں لسان حقیقت کا بیان جو بمدارج برتر ہے عقل وقیاس سے بغیر تعلم کتب مدوّنہ مالک مقام احدیۃ الجمع ناممکن ہے جس کے حصول کے لئے کم ازکم ایک ہفتہ آپ کو سفر کرنا پڑے گا۔ والسلام۔ والحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام منہ باطناً علیہ ظاہراً وآلہ وصحبہ اجمعین۔ دستخط قدس نسخہ حضرت قبلہ عالم صاحب بقلم خود

مکتوب ۲۴۵

مہربان من حکیم شمس الدین صاحب حفظک اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ عنایت نامہ کاشفِ مافیہا ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں کہ اس وقت آپ خدا سے دُعا کریں کہ فیصلہ ترکوں کے حق میں ہو۔ پہلے عنایت ناموں میں دُعا کو بے معنی اور لاشے قرار دیا گیا تھا اور آخری عنایت نامہ میں دُعا سے آویزش موجب تعجب ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ کو کرنا چاہیئے تھا اور نہایت آسان تھا۔ اس کا وقت گزر چکا ہے۔ الخ

ایسے فقرات کے متعلق گفتگو ملاقات پر رہنے دیجئے۔ آپ خواہ کچھ سمجھیں اور خواہ ہم اس قابل نہیں مگر ہم بلحاظِ اخوت اسلامی وحق صحبت سالہا گزشتہ آپ کے بہی خواہی میں قاصر نہ ہونگے۔ اور ہمیں کب یہ دعوےٰ تھا کہ ہم ایسے ہیں اور ایسے! اور ہم نے کب آپ کو پنجاب میں بلانے کی تکلیف دی تھی۔ وہی لایا جس کے ہاتھ میں ملکوت کل شَے ہے۔ وہی صراط مستقیم پر چلنے کی

مکتوبات طیبات

معروف

مہر چشتیہ

[illegible]

[illegible] مہر علی شاہ [illegible]

[illegible]

5:29
New Doc 25 23/33

r More Books
etails/@zohaibhasanattari
abi.blogspot.com/

قرآن شریف کا ختم کریں اور شیرینی یا کھانا پر فاتحہ کرکے حاضرین پر تقسیم کریں تو اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔ اس سے زندوں اور مردوں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ (ان تمام دلیلوں سے روشن طور پر عرس کا کرنا جائز ثابت ہو گیا۔)

علم غیب کا بیان

علم غیب کی دو قسم ہے۔ ذاتی و عطائی۔ ذاتی کا مطلب یہ ہے کہ بغیر کسی کے بتائے ہوئے غائب چیزوں کا علم ہو جائے' اور عطائی کا مطلب یہ ہے کہ غائب چیزوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتلانے سے ہو۔ علم غیب ذاتی خاص اللہ تعالیٰ کیلئے ہے اور علم غیب عطائی انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام کو تھا۔ قرآن شریف میں جہاں کہیں غیب کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص کیا گیا ہے' یا نبی کریم ﷺ نے اپنی غیب دانی کی نفی کی ہے' اس سے غیب ذاتی مراد ہے' اسی طرح حدیث شریف میں نبی کریم ﷺ نے جس جگہ اپنی غیب دانی سے انکار کیا ہے۔ اس سے بھی مراد علم غیب ذاتی ہے نہ کہ علم عطائی۔ اس تقسیم کے بعد یہ مسئلہ روشن ہو گیا۔ یہاں پر یہ بھی جان لینا چاہیے کہ علم غیب عطائی نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اور جس قدر چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ منکرین علم غیب کے پاس ان حدیثوں کا کچھ جواب نہیں' جن میں نبی کریم ﷺ نے عذاب قبر' جنت کی نعمت' دوزخ کی آگ' سوال منکر نکیر' قبر کی تنگی کی خبر دی ہے یا جن میں آپ نے وقت آنے سے پہلے ملکوں کے فتح ہونے کی خبر دی ہے' اور آخر زمانہ کی بہت سی خبریں پہلے آپ نے دیں اور بعد میں اسی طرح وجود میں آئیں۔ ابوجہل نے پوچھا کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ آپ نے بتلا دیا کہ کنکری ہے۔ بادشاہ فارس کے قتل کی خبر اسی دن آپ نے دی' جس روز وہ مارا گیا۔ نجاشی بادشاہ کی موت کی خبر آپ نے دی اور نماز جنازہ پڑھی۔ یہ بھی خبر دی کہ خیبر کا قلعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے فتح ہوگا۔ بکری کے گوشت میں زہر ہونے کی خبر آپ نے دی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ خارجی کو قتل کر دیں گے۔ یہ بھی خبر دی وغیرہ وغیرہ اور آپ نے بدر کی لڑائی میں جس کافر کے قتل کی جگہ بتلائی تھی وہ وہیں قتل کیا گیا۔ مخالفین کے پاس

r More Books
etails/@zohaibhasanattari
abi.blogspot.com/

10:31
New Doc 25 1/33

میلاد شریف، کھڑے ہوکر سلام پڑھنا، نیاز و فاتحہ، قبروں کی زیارت، قبروں کو بوسہ دینا
پختہ قبر اور گنبد بنانا، قبروں پر چادر چڑھانا، استمداد کا بیان، قبروں پر پھول ڈالنا، مُردوں کا سننا
مُردوں کو تلقین کرنا، عرس کا بیان، علم غیب، غائب کو پکارنا، امکان کذب، شفاعت، مزارات پر روشنی کرنا
ذبح لغیر اللہ، کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا، قبر میں شجرہ رکھنا، کلمہ طیبہ کا ثواب مردوں کو بخشنا

جیسے عقائد و مسائل پر مشتمل بہترین کتاب

عقائد اہلسنّت

مصنف

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبد المتین سہروردی بہاری مدظلہ

صدر مدرس مدرسہ عزیزیہ بہار شریف

صراطِ مستقیم پبلیکیشنز
0333-8173630

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

جملہ حقوق محفوظ ہیں

فہرست

PAGE
1 33
Scroll mode

مثال دیکھ کر تعصب نہ کھل جائے۔

اب قرآن پاک سے بھی ثابت ہو رہا ہے کہ محالات کے لئے لَو اور اِن استعمال ہوتے ہیں۔ جب کہ فاضل بریلوی نے تو کلمہ لَو کو صرف محالات کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ خدا کا بیٹا ہونا اور سرکار دو عالم ﷺ کا اس کی پرستش کرنا ممکنات میں سے ہے؟

جیسا کہ آپ نے نتیجہ نکالا ہے تو آپ کے نتیجہ سے یہ بھی نتیجہ حاضر ہے اسے قبول فرمائیں۔

باقی مولانا کاندھلوی شیخ التفسیر کا فرمان بھی سر آنکھوں پر، انھوں نے اکثری استعمال کی بات ہے۔

تو آپ نے اگر دونوں حضرات کی عبارات کا منشا کو سمجھا ہوتا تو کبھی یوں غفلت میں نہ پڑتے۔

تبسم صاحب کی زد میں سیال شریف:

تبسم صاحب لکھتے ہیں۔ ان مقدس ہستیوں کا علم غیب ذاتی کو جاننا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا علم غیب ذاتی کو جاننا حقیقت ہے۔

پھر آگے لکھتے ہیں انصاف یہ ہے کہ قائل کا یہ کلام التزام کفر کی دوسری قسم ہونے کا سوا اور کچھ نہیں ہے۔ (ختم نبوت اور تحذیر الناس ص 229.230)

یعنی یہ کہنا کہ بزرگوں کو ذاتی علم غیب ہوتا ہے یہ التزام کفر ہے۔

جب کہ سیال شریف کے بہت بڑے آدمی خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کہتے ہیں۔

جو لوگ اللہ تعالیٰ کی صفات سے موصوف ہو جاتے ہیں ان کی ہر صفت یا ہر عمل بارگاہ رب العزت کی طرف سے سمجھا جاتا ہے اور ان کا علم ذاتی ہو جاتا ہے۔

(نور الفتال ج6 ص463)

[illegible]

وما انت بمسمع من فی القبور [illegible]

بیشک لا تسمع الموتی [illegible]

[illegible]

[illegible] صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت عمر [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

حضرت عمر [illegible] ہوئے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) [illegible] خیانۃ من عمر رضی اللہ تعالیٰ

[illegible] خیانۃ من عمر [illegible]

[illegible] ام المومنین کا خلاف مشہور ہے اور ان تینوں میں [illegible]

فرمایا) تینوں باتوں میں ام المومنین [illegible] انکار فرماتی ہیں اور اس کو [illegible]

سماع موتی کو [illegible] جسموں کے واسطے [illegible] معراج جسمانی کے بارے میں [illegible]

[illegible] پر محمول کیا جاتا ہے۔ دوسرے معراج جسمانی [illegible]

مشہور ہے کہ ام المومنین فرماتی ہیں ما فقدت جسد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم جسم اقدس میرے پاس سے کہیں نہ گیا حالانکہ آپ معراج [illegible]

بارے میں [illegible] ہیں [illegible] اور وہ معراج تو مکہ معظمہ میں ہوئی [illegible]

وقت ام المومنین خدمت اقدس میں حاضر بھی نہ ہوئی تھیں بلکہ نکاح سے بھی مشرف نہ

ہوئی تھیں [illegible] محمول کرنا سراسر غلط تھی۔ تیسرے علم ما فی الغد کے بارے میں

ام المومنین کا قول ہے کہ جو یہ کہے کہ حضور کو علم ما فی الغد تھا وہ جھوٹا ہے اس سے

[illegible] جہالت ہے علم ذاتی مطلق [illegible] خصوصاً جبکہ غیب کی طرف [illegible]

اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے اس کی تصریح حاشیہ کشاف پر میر سید شریف رحمۃ اللہ علیہ نے کردی ہے اور یہ یقیناً حق ہے کوئی شخص کسی مخلوق کے لیے ایک ذرہ کا بھی علم ذاتی مانے یقیناً کافر ہے۔

عرض:۔ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى میں عند کس سے ظرف ہے؟

ارشاد:۔ رَاٰهُ کی ضمیر فاعل سے، اور جن لوگوں نے اس سے مراد رویت جبریل لی ہے وہ رَاٰهُ کی ضمیر مفعول سے مانتے ہیں (پھر فرمایا) بعض اس پوری سورت کو جبریل علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مانتے ہیں، اور اصح وارجح اور نظم قرآنی سے اوفق وہی ہے جو جمہور صحابہ کرام وتابعین عظام وائمہ اعلام کا مذہب ہے کہ یہ تمام ضمیریں رب العزت جل جلالہٗ کی طرف راجع، ارشاد ہوتا ہے فَاَوْحٰى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ظاہر آیت چاہتی ہے اس بات کو کہ یہ ضمیریں اللہ کی طرف راجع ہوں ورنہ اختلاط ہو جائے گا کہ اوحٰی کی ضمیریں دونوں جگہ جبریل کی طرف راجع ہوں گی اور عبدہ کی ضمیر بیچ میں اللہ کی طرف، پھر آگے معبودان باطل کا مقابلہ فرمایا جاتا ہے اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى الٰی قولہ تعالیٰ اِنْ هِیَ اِلَّاۤ اَسْمَآءٌ سَمَّیْتُمُوْهَاۤ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ۔ کیا تم نے دیکھا ہے لات وعزیٰ ومنات کو وہ تو نہیں ہیں مگر کچھ نام کہ تم نے اور تمہارے باپ دادا نے گڑھ لیے اللہ نے اس پر کوئی دلیل نہ اتاری وہم کی پیروی کرتے ہو، تو فرمایا جاتا ہے، تم اپنے معبودوں کو بغیر دیکھے پوجتے ہو اور یہ اپنے رب کو دیکھ کر اس کی عبادت کرتے ہیں (پھر فرمایا) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس میں کیا کمال کہ جبریل کو دیکھ لیں جبریل کا کمال ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں۔ امام احمد ابن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان حضرات کو جبریل کی طرف پھیرا کرتے۔ ایک مرتبہ خلوت میں لیٹے ہوئے تھے ایک صاحب نے پوچھا حضرت رؤیت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

مسئلہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ربّہٗ کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

تفسیر المووج جلیل میں اسی آیت کے ماتحت ہے۔

مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ بِلَا دَلِيْلٍ اِلَّا اللّٰهُ اَوْ بِلَا تَعْلِيْمٍ اَوْ جَمِيْعَ الْغَيْبِ۔

اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل یا بغیر بتائے یا سارے غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

تفسیر مدارک یہ ہی آیت وَالْغَيْبُ مَا لَمْ يَقُمْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ وَلَمْ يَطَّلِعْ عَلَيْهِ مَخْلُوْقٌ

غیب وہ ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور کسی مخلوق کو اس پر مطلع نہ کیا گیا

مدارک کی اس توجیہ سے معلوم ہوا کہ ان کی اصطلاح میں جو علم عطائی ہو وہ غیب ہی نہیں کہا جاتا غیب صرف ذاتی کو کہتے ہیں۔ اب کوئی اشکال ہی نہیں رہا۔ جن آیات میں غیب کی نفی ہے وہ علم ذاتی ہی ہے۔ اس آیت کے پیچھے آگے ہے۔ مَا مِنْ غَائِبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِلَّا فِي كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ جس سے معلوم ہوا کہ ہر غیب لوح محفوظ یا قرآن میں محفوظ ہے۔

فتاویٰ امام نووی مَا مَعْنٰى قَوْلِ اللّٰهِ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَاَشْبَاهِهٖ ذٰلِكَ مَعَ اَنَّهٗ قَدْ عَلِمَ مَا فِيْ غَدٍ وَالْجَوَابُ مَعْنَاهُ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَاَمَّا الْمُعْجِزَاتُ وَالْكَرَامَاتُ فَحَصَلَتْ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ لَا اسْتِقْلَالًا۔

آیت لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وغیرہ کے کیا معنیٰ ہیں۔ حالانکہ حضور علیہ السلام آئندہ کی باتیں جانتے ہیں جواب اس کے معنے یہ ہیں کہ غیب کو مستقل طور پر ذاتی کوئی نہیں جانتا لیکن معجزات اور کرامات پس یہ رب کے بتانے سے حاصل ہوئے نہ کہ بلا استقلال

امام ابن حجر کی فتاویٰ حدیثیہ میں فرماتے ہیں۔

مَا ذَكَرْنَاهُ فِي الْاٰيٰتِ صَرَّحَ بِهِ النَّوَوِيُّ فِيْ فَتَاوَاهُ فَقَالَ لَا يَعْلَمُ ذٰلِكَ اِسْتِقْلَالًا وَعِلْمَ اِحَاطَةٍ بِكُلِّ الْمَعْلُوْمَاتِ۔

ہم نے اس آیت کے بارے میں جو کچھ کہا اسکی امام نووی نے اپنے فتاویٰ میں تصریح کی ہے انہوں نے کہا کہ غیب مستقل طور پر سارے معلومات الٰہیہ کوئی نہیں جانتا

شرح شفاء خفاجی میں ہے هٰذَا لَا يُنَافِي الْاٰيٰتِ الدَّالَّةَ عَلٰى اَنَّهٗ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِنَّ النَّفْيَ عِلْمُهٗ مِنْ غَيْرِ وَاسِطَةٍ اَمَّا اِطِّلَاعُهٗ عَلَيْهِ بِاِعْلَامِ اللّٰهِ فَاَمْرٌ مُّتَحَقِّقٌ۔

یہ کلام ان آیات کے خلاف نہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ غیب خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا کیونکہ نفی بے واسطہ علم کی ہے لیکن اللہ کی تعلیم سے جاننا یہ ثابت ہے۔

اگر اس آیت کے یہ مطلب نہ مانے جاویں تو مخالفین کے بھی خلاف ہے کیونکہ وہ بھی بعض غیبوں کا علم

از غیوب خاصه خود می فرماید۔ (تفسیر خازن یہی آیت) اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یُطْلِعُهٗ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنَ الْغَیْبِ حَتّٰی یَسْتَدِلَّ عَلٰی نُبُوَّتِهٖ بِمَا یُخْبِرُ بِهٖ مِنَ الْمُغَیَّبَاتِ فَیَكُوْنُ ذٰلِكَ مُعْجِزَةً لَهٗ

(روح البیان یہی آیت) قَالَ ابْنُ الشَّیْخِ اَللّٰهُ تَعَالٰی لَا یُطْلِعُ عَلَی الْغَیْبِ الَّذِیْ یَخْتَصُّ بِهٖ تَعَالٰی عِلْمُهٗ اِلَّا لِمُرْتَضٰی الَّذِیْ یَكُوْنُ رَسُوْلًا وَمَا لَا یَخْتَصُّ بِهٖ یُطْلِعُ عَلَیْهِ غَیْرَ الرَّسُوْلِ۔

ابن شیخ نے فرمایا کہ رب تعالیٰ اس غیب پر جو اس سے خاص ہے کسی کو مطلع نہیں فرماتا سوائے برگزیدہ رسول کے اور جو غیب کہ رب سے خاص نہیں اس پر غیر رسول کو بھی مطلع فرما دیتا ہے۔

اس آیت اور ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ خدائے قدوس کا خاص علم غیب حتیٰ کہ قیامت کا علم بھی حضور علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا اب کیا شے ہے جو علم مصطفیٰ علیہ السلام سے باقی رہ گئی۔

(۴) فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰی۔ (النجم:۱۰)

اب وحی فرمائی اپنے بندے کو جو وحی فرمائی۔

مدارج النبوۃ جلد اول وصل رویت الٰہی میں ہے:

فَاَوْحٰی الآیہ بتمام علوم و معارف و حقائق و بشارات و اشارات و اخبار و آثار و کرامات و کمالات در احیطه این ابهام داخل است و همه را شامل و کثرت و عظمت اوست که مبهم آورد و بیان نه کرد اشارات بآنکه جز علم علام الغیوب و رسول محبوب به آں محیط نتواند شد مگر آں چه آں حضرت بیان کرده۔

معراج میں رب نے حضور علیہ السلام پر جو سارے علوم اور معرفت اور بشارتیں اور اشارے اور خبریں اور کرامتیں و کمالات وحی فرمائے وہ اس ابہام میں داخل ہیں اور سب کو شامل ہیں ان کی زیادتی اور عظمت ہی کی وجہ سے ان چیزوں کو بطور ابہام ذکر کیا بیان نہ فرمایا۔ اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان علوم غیبیہ کو سوائے رب تعالیٰ اور محبوب علیہ السلام کے کوئی نہیں احاطہ کر سکتا۔ ہاں جس قدر حضور نے بیان فرمایا وہ معلوم ہے۔

اس آیت اور عبارت سے معلوم ہوا کہ معراج میں حضور علیہ السلام کو وہ علوم عطا ہوئے۔ جن کو نہ کوئی بیان کر سکتا ہے اور نہ کسی کے خیال میں آ سکتے ہیں ما کان و ما یکون تو صرف بیان کے لیے ہے۔ ورنہ اس سے بھی کہیں زیادہ کی عطا ہوئی۔

(۷) وَمَا هُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ۝ (التکویر:۲۴)

اور یہ نبی غیب بتانے میں بخیل نہیں۔

یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم غیب ہو۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام لوگوں کو اس سے مطلع فرما دیتے ہوں۔

(معالم التنزیل یہی آیت) عَلَی الْغَیْبِ وَخَبَرِ السَّمَآءِ وَمَا اُطْلِعَ عَلَیْهِ مِنَ الْاَخْبَارِ وَالْقَصَصِ بِضَنِیْنٍ اَیْ بَخِیْلٍ یَقُوْلُ اِنَّهٗ یَاْتِیْهِ عِلْمُ الْغَیْبِ فَلَا

حضور علیہ السلام غیب پر اور آسمانی خبروں پر اور ان خبروں و قصوں پر بخیل نہیں ہیں۔ مراد یہ ہے کہ حضور علیہ السلام کے پاس علم غیب آتا ہے پس وہ اس میں تم پر بخل نہیں کرتے بلکہ تم کو سکھاتے ہیں

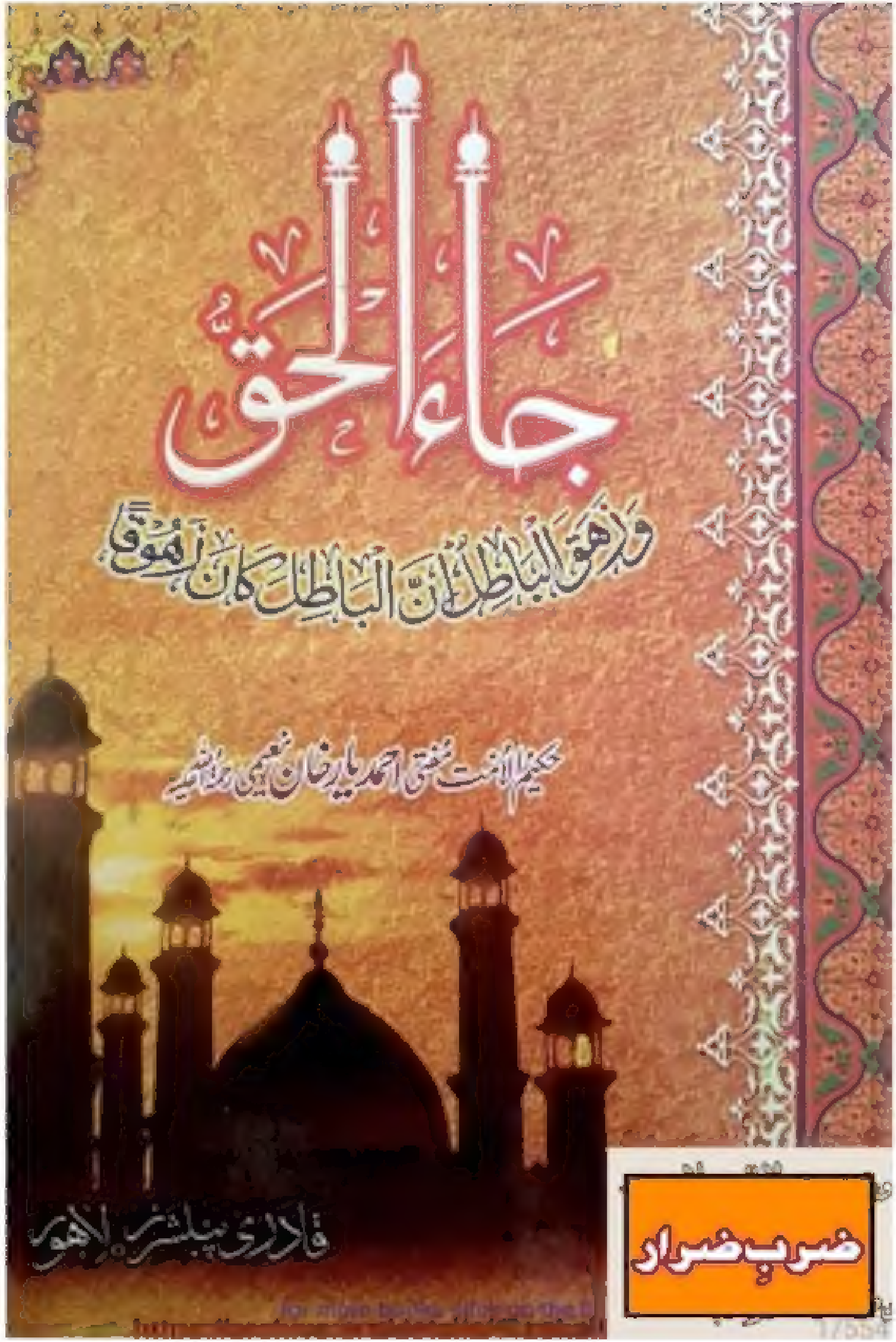

جب کسی شوہر اور بیوی میں جھگڑا ہو جاوے تو ایک پنچ تو عورت کی طرف سے اور ایک مرد کی طرف سے بھیجو۔

اب ان آیتوں کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی عزت اور حقیقی حکومت تو صرف اللہ ہی کی ہے مگر خدا کے دینے سے مسلمانوں کو عزت بھی ملی اور حکومت بھی۔ اسی طرح علم غیب حضور کو کتنا علم غیب دیا یہ تو دینے والا رب اور لینے والے محبوب ہی جانتے ہیں لوح محفوظ میں سارے ما کان و ما یکون کا علم ہے مگر لوح محفوظ میرے آقا کے علم کے دریا کا ایک قطرہ ہے قصیدہ بردہ میں ہے۔

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمُ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ

ہاں جس قدر دریا سے پتہ لگتا ہے وہ یہ ہے کہ روز ازل تا روز قیامت ذرہ ذرہ اور قطرہ قطرہ کا علم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیا گیا۔ از عرش تا فرش آپ کو دکھائے گئے۔ اگر کوئی پرندہ بھی ہلتا ہے تو حضور کو اس کا بھی علم دے دیا گیا۔ اس کی پوری تحقیق ہماری کتاب جاء الحق و زہق الباطل میں دیکھو جو ہر جگہ مشکل سے ملے گی۔

دوسری بات اس آیت سے معلوم ہوئی کہ خدا کا علم غیب حضور علیہ السلام کے قبضہ میں دے دیا گیا ہے کہ اگر کسی پر توجہ فرمادیں تو اس کو بھی عرش سے فرش تک روشن ہو جاوے حضور غوث پاک فرماتے ہیں۔

نَظَرْتُ اِلٰی بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالٖ

میں نے اللہ کے سارے شہروں کو ایسا دیکھا جیسے چند رائی کے دانے ملے ہوئے ہیں غرضکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر صفت عظیم ہے۔

آیت ۸۸ يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا (پارہ ۲۹ سورہ مزمل رکوع ۱) اے کپڑوں میں لپٹنے والے رات میں قیام فرماؤ سوائے کچھ رات کے۔

یہ آیت کریمہ بھی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف ہے اس میں محبوب علیہ السلام کو ان کے طفیل میں ساری امت کو تہجد کی نماز اور قرآن کریم کی ترتیل کے ساتھ تلاوت کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر یہ خطاب بہت پر لطف ہے فرمایا گیا ہے کہ اے کپڑوں میں لپٹنے والے محبوب علیہ السلام جس سے معلوم ہوا کہ محبوب علیہ السلام کی ہر ادا پیاری ہے۔

اس آیت کریمہ کی شان نزول میں مفسرین کے چند قول ہیں ایک یہ کہ تو زمانہ وحی کے ابتدا میں حضور علیہ السلام کلام الٰہی کی ہیبت سے اپنے کپڑوں میں لپٹ جاتے تھے اس حالت میں آپ کو یہ ندا دی
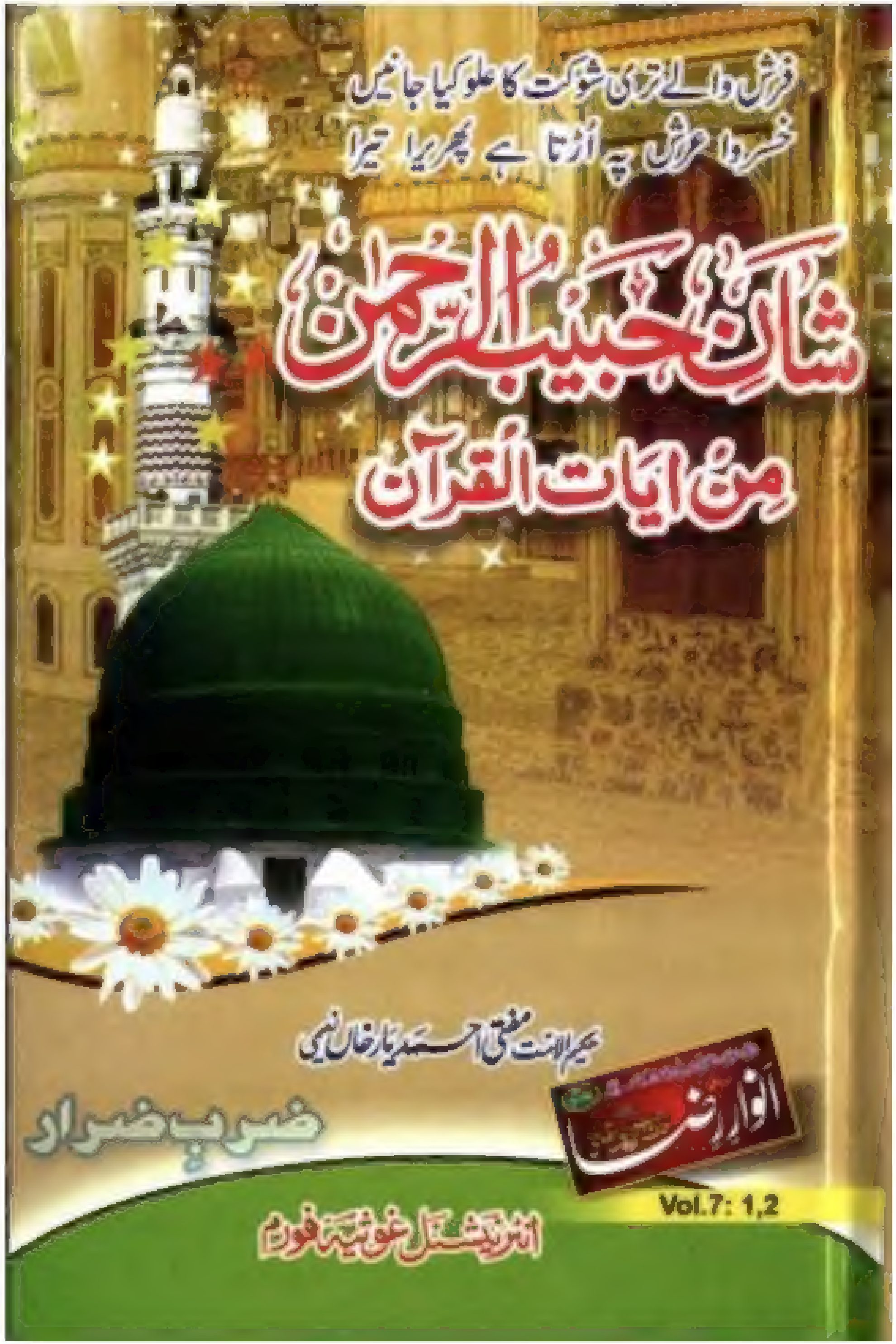
marfat.com